

ایک شدید شکوہ
نمبر 3426
ایک منادی
اشاعت: جمعرات، یکم اکتوبر، 1914
مبلغ: سی۔ ایچ۔ سپرجن
مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوئنگٹن

”انہوں نے اپنی آرام گاہ کو فراموش کر دیا ہے۔“
یرمیاہ 6:50

بنی اسرائیل ایسی حالت میں بھاگے پھرے تھے کہ وہ اُس جگہ کو بھول گئے جہاں کبھی اُنہوں نے آرام پایا تھا۔
یہی بات بعض کلیسیاؤں کے بارے میں بھی کہی جا سکتی ہے۔
ایسے ایماندار لوگ پائے جاتے ہیں جن پر ایک بے مسیح راہی مسلط ہوتا ہے۔
خطابت موجود ہے، وعظ اثر انگیز ہے، اور انہیں مسلسل ترغیب دی جاتی ہے کہ فلاں کرو اور فلاں چھوڑو؛
یا پھر وعظ علمی رنگ رکھتا ہے، اور وہ اس بات کی تلقین سنتے ہیں کہ فلاں عقیدہ پر قیاس کریں یا فلاں نظریہ پر غور؛
یا ہو سکتا ہے کہ وعظ محض فصاحت سے لبریز ہو، جہاں لوگوں کو الفاظ کے پھولوں سے ڈھانپا جاتا ہے
،واعظ گویا آتش بازی کے مظاہرے میں محو ہو
اور الفاظ کی چمک دمک سے سامعین کو خیرہ کر دے۔

—لیکن مسیح کا کوئی ظہور نہیں
—نہ اُس کفارہ کی تکمیل کا کوئی بیان
،نہ اُس محبت آمیز نجات دہندہ کا کوئی ذکر جو اپنے لوگوں سے جڑا ہوا ہے
نہ اُس عہد کا کوئی تذکرہ جو اُس نے اُن کی طرف سے باندھا ہے۔

ہم نے اکثر ایسے نیکوکاروں سے ملاقات کی ہے
جو اس سبب سے غمگین تھے کہ منادی اُن کی روحوں کو خوراک نہ دے سکی۔
،وہ فصاحت کے بغیر بھی گزارا کر سکتے تھے
،وہ ان نئے نظریات کے بغیر بھی خوش رہ سکتے تھے
،چاہے وہ کتنے ہی ذہین کیوں نہ ہوں
—وہ مسلسل نصیحتوں کے بغیر بھی زندہ رہ سکتے تھے
،لیکن اُنہیں جس چیز کی ضرورت تھی وہ یہ تھی کہ اُنہیں روحانی خوراک دی جائے
تاکہ وہ قوت پائیں؛
کچھ راحت، تاکہ اُن کی جان کو تازگی ملے؛
کچھ ایمان،
تاکہ وہ یسوع مسیح کے مکمل شدہ کام پر آسودہ ہو سکیں۔

آہ! اُن راعیوں کا کیسا سخت حساب ہو گا
جو خُدا کی طرف سے بھیجے جانے والے چرواہے ہونے کی بجائے
،محض شریعتی نگہبان بن کر آئیں
،چھڑی سے لوگوں کو بانکتے رہے
!لیکن کبھی بھی اُنہیں "راحت کے چشموں" کی طرف اپنی لاٹھی سے راہ نہ دکھائی

تاہم مجھے اندیشہ ہے کہ بعض ایسے بھی ہیں
،جو ان اذیتوں سے دوچار نہیں
پھر بھی اپنی آرام گاہ کو بھول جاتے ہیں۔

آؤ ہم اس موضوع پر ایک دلی گفت وگو کریں۔

آئے پیارو! ہماری آرام گاہ کیا ہے؟
یقین ہے، ہمارے پاس ایک ہی جواب ہے

”ہم جو ایمان لائے، آرام میں داخل ہوئے“
 اور ہمارا آرام صرف یسوع مسیح کی ذات میں ہے۔
 جب ہم نے اُس پر ایمان لایا، اُس نے ہمارا بوجھ اٹھا لیا
 اور ہم نے آرام پایا۔
 جب ہم نے اپنی گردن اُس کے جُوعے کے نیچے جھکائی
 اور اُس کے شاگرد بنے
 تو ہم نے اپنی جانوں کے لیے اور بھی کامل تر آرام پایا۔

ہماری ذات سے ہمیں ایک ذرہ بھر آرام حاصل نہیں
 نہ دنیا اُسے مہیا کر سکتی ہے
 ”کیونکہ“ دنیا میں تمہیں مصیبت ہوگی۔
 ہمارا سارا آرام اُسی میں ہے
 کیونکہ وہی ہمارا صلح ہے
 ”اور اُس نے فرمایا، ”تمام ہوا
 اور ہم اُسی مکمل شدہ کام میں اطمینان سے آرام کرتے ہیں۔

لیکن ممکن ہے کہ ہم اُس آرام کو
 جو ایمان کے وسیلہ سے ہمارا حصہ بن چکا ہے
 —بھول جائیں
 اور اگر ایسا ہو تو یہ نہ صرف ہماری تسلی کا نقصان ہے
 بلکہ یہ ہر پہلو سے ہمارے لیے ایک بڑا نقصان ہے۔

اگر کوئی چرواہا اپنی بھیڑوں کو آرام نہ کرنے دے
 تو نہ صرف یہ اُن جانوروں پر ظلم ہو گا
 بلکہ وہ خود بھی نقصان اٹھائے گا۔
 کیونکہ بھیڑ جب سیر ہو کر کھا لیتی ہے
 تو وہ لازماً لیٹ کر جگالی کرتی ہے۔
 جو کچھ اُس نے کھایا
 وہ اُسے سکون میں ہضم کرے
 تاکہ صحت مند ہو اور موٹی ہو۔
 —سوچو اگر کسی میدان میں ایک چنچل کتا ہر وقت بھیڑوں کو ایک کونے سے دوسرے تک دوڑاتا رہے
 تو وہ لاغر ہو جائیں گی، بے کار ہو جائیں گی
 بلکہ آخر کار مر بھی جائیں گی۔

پس ہمیں آرام درکار ہے۔
 لہذا، جب مسیح ہمارا آرام بن چکا ہے
 ”تو ضروری ہے، اور محض کسی حد تک نہیں
 بلکہ مکمل طور پر
 کہ ہم اُس میں قائم رہیں
 اور اُسی میں آرام کریں۔

اسی ضرورت کے تحت
 ہمیں تمہیں، اگر خُدا میری مدد کرے
 اُسی مسیح یسوع کی طرف لے جانا چاہتا ہوں
 —جو ہمارا آرام ہے
 تمہیں اُن لوگوں کی یاد دلاتے ہوئے
 جو اپنی آرامگاہ کو فراموش کر دیتے ہیں۔

اگر یہ بات تمہارے دل پر جا لگے
 تو خُدا تمہیں اُس مصیبت سے بچ نکلنے کا فضل دے
 جس کا بیان متن میں ہے۔

یہاں تین باتیں ہیں:

اوّل، ایک گناہ جس پر قائل ہونا لازم ہے؛
دوم، اُس کا سبب جسے تلاش کرنا ہے؛
سوم، اُس کا علاج جسے لایا جانا ہے۔

”اُنہوں نے اپنی آرامگاہ کو فراموش کر دیا ہے۔“

I

یہ ایک گناہ ہے، اور بہت سے اسباب کی بنا پر ایسا شمار ہونا چاہیے۔ :

اُو یاد کریں کہ کس قیمت پر ہماری آرامگاہ ہمیں بخشی گئی۔
اے میرے بھائی، تیرے دل کو راحت دینے کے لیے
—یسوع مسیح نے اپنی راحت چھوڑ دی
—بلکہ اُس سے بڑھ کر
اپنا آسمان، اپنا تخت، اپنا جلال، اپنی حیات۔

”تُو جو آوارہ بھیڑ تھا
تیرے لیے کبھی کوئی آرام نہ ہوتا
اگر وہ نیک چرواہا اپنے آپ کو
رعیت کے فدیہ میں نہ دے دیتا۔

کیا یہ آرام اُسے گتسمنی کے خونی پسینے میں پڑا؟
کیا اُس نے کلوری کے زخموں اور موت کا سامنا کیا؟
—اور تُو نے اُس نجات کو پایا
پھر بھی اُسے فراموش کر دیا؟

کیا تُو نے اکثر یہ نہ سوچا
کہ چاہے اور سب کچھ حافظے سے محو ہو جائے
یہ بات، کہ وہ مرتے دم تک تجھ سے محبت کرتا رہا
کبھی تیرے دل سے مٹ نہ سکے گی؟
پھر بھی وہ مقدس نقش
—تیرے دل کے لوح سے دھندلا گیا
کیونکہ تُو اُس انمول نعمت کو بھول گیا
جو اُس مرتے پیار نے تجھے بخشی۔

آہ! خود کو ملامت کر
کہ تُو عمانوئیل کی خرید کو حقیر جاننے لگا
!کہ تیرا آرام تجھے یاد سے نکل جائے

یاد کر کہ وہ آرام تجھے کتنی رحمت سے بخشا گیا۔
میری اپنی یادیں شاید تیری یاددہانی کا وسیلہ بنیں۔
—مجھے خوب یاد ہے
اور اگر میں متوسلح کی عمر سے دوگنا بھی جیوں
—تو اُسے فراموش نہ کر سکوں گا
وہ ایام جب میں شریعت کے بوجھ تلے دبا ہوا تھا
اور گناہ کی غلامی میں تھکا ماندہ پھرتا تھا۔

آہ! اُس وقت اگر مجھے آرام ملتا
،اگر میرے گناہ معاف ہو جاتے

تو میں کیا کچھ دینے کو تیار نہ ہوتا؟
مجھے جرأت ہے کہ کہوں
،کہ ہزار بار مرنا بھی میرے لیے ارزاں ہوتا
اگر میں آنے والے غضب سے بچ سکتا۔

میری بوجہ زدہ جان نے
،مرنے کو زندگی پر ترجیح دی
،کیونکہ میری حیات بیزاری بن چکی تھی
اور زندگی کا پیالہ
گویا ناگہات اور زہر سے بھر گیا تھا۔

لیکن اچانک
—ایک نظر مصلوب نجات دہندہ پر
اور میری جان کو آرام نصیب ہوا۔
مسیح کی کفارہ بخش موت پر
سادہ ایمان نے مجھے کامل سکون عطا کیا۔
کیا میں اپنی آرام گاہ کو فراموش کر دوں؟

مجھے یقین ہے
کہ اگر میری توبہ کے وقت
،کوئی نبوت گو روح میرے کان میں کہتی
—”تو اپنی آرام گاہ کو بھول جائے گا“
،تو میں فوراً حرائل کی مانند کہتا
”کیا تیرا بندہ کتا ہے“
”کہ ایسی حرکت کرے؟“
،بلکہ یہ بھی کہتا
”کیا تیرا بندہ ابلیس ہے“
”کہ ایسا سوچے بھی؟“

—”ایسی حیرت انگیز، ایسی پاک محبت“
کیا میں اُسے پیٹھ پیچھے ڈال دوں؟
،ایسا قیمتی تحفہ
جو اُس وقت مجھے ملا
،جب میں بالکل بھی اُس کا اہل نہ تھا
—اور جب مجھے سب سے زیادہ اُس کی ضرورت تھی
کیا وہ میرے لیے معمولی بن جائے؟
کیا میں اُسے بے فکری سے چھوڑ دوں؟

—اے یادداشت! جو کچھ تُو چاہے بھول
لیکن اُس مبارک دن کی یاد کو
،جس میں میری جان کو آرام ملا
لوہے کی مٹھی کی مانند تھامے رکھ۔

،اے پیارو
اور بھی وجوہات ہیں
جن کی بنا پر ہمارا یہ بھول جانا
بڑا ہی سنگین گناہ ہے۔
یقیناً ہم نے اُس آرام کو کیسی شیرینی سے چکھا ہے
یہ ایسا نہ تھا کہ
ایک دن کی مانند ”شادی کا جشن“ ہو
اور پھر اُس کے بعد

—ہم اور مسیح ایک دوسرے سے بیگانہ ہو جائیں
!نہیں

میں اُن سے ہم کلام ہوں
جنہوں نے اپنی نجات کے بعد
،کئی روحانی عیدیں منائیں
جنہوں نے اُس مرتی محبت کا ذائقہ پایا۔

،غزل الغزلات“ کی ضیافت گاہ تمہارے لیے شناسا مقام ہے ”
وہ محبت کا جھنڈا
،جو پہلے دُلمن پر لہرایا گیا
اُس کے نرم پردے تم پر بھی سایہ فگن رہے۔

ابھی چند راتیں پہلے
جب ہم میں سے بعض
،دعا اور مسیح کے ساتھ رفاقت میں تھے
:تو بے اختیار گانے لگے

میری رضا مند جان یہی چاہے ”
،اسی کیفیت میں ٹکی رہے
اور یوں ہی گاتے گاتے
”ابدالآباد خوشی میں جا بسے۔

کیا ہم اتنی برکتیں پا کر بھی
انہیں فراموش کر سکتے ہیں؟
کیا ہم آرام کی ایسی حالت کو حقیر جانیں؟
،ایسا اطمینان
—جو ہر عقل سے بالا ہے
کیا ہم اُس کی قدر نہ کریں؟

ہائے، میں کیسا بدبخت ہوں
جو فضول خوشیوں کی تلاش میں
،بھٹکتا ہوں
اور اُس بہتے چشمے کو چھوڑتا ہوں
،جس سے زندگی کی ندیاں پھوٹتی ہیں
اور اُن ٹوٹے ہوئے حوضوں کی طرف لپکتا ہوں
جو اگر سالم بھی ہوتے
—تو بھی گندے اور ساکت ہوتے
اُس صاف، زندہ پانی کے مقابلے میں
جو مسیح کے ساتھ رفاقت کے سرچشمے سے نکلتا ہے۔

پس، ہر وہ روحانی موسم
،جس میں تُو نے آرام پایا
،نرمی سے تجھے ملامت کرے، اے پیارے
اگر تُو کبھی اپنی آرام گاہ کو فراموش کرے۔

پھر کیا یہ عجیب اور حیرت انگیز نہیں لگتا
کہ ہم میں سے کوئی اپنی آرام گاہ کو فراموش کر دے
جب کہ ہمیں اُس کی کتنی شدید حاجت ہے؟

!آہ

میں سمجھتا ہوں کہ جب میں یہ کہتا ہوں

،تو تم میں سے اکثر کی نمائندگی کرتا ہوں
کہ خُدا کی سب رحمتوں کے باوجود
،جو اُس نے ہمارے سامنے ظاہر کیں
،یہ دنیا اب بھی تھکا دینے والی
بے حد تھکا دینے والی دنیا ہے۔

،سلیمان
،اپنی ساری دولت
،عیش و عشرت کے تمام وسائل
،اور اُن سے لطف اندوز ہونے والے ذوق کے باوجود
:یہ کہہ کر ٹھہر گیا
”باطل ہی باطل، سب کچھ باطل ہے۔“

اور یقیناً
دُکھوں، محنتوں، ٹھوکر کھانے اور مایوسیوں کے درمیان
ہم میں سے اکثر کے لیے
یہی نوحہ زبان پر آ جاتا ہے۔

،جب جسمانی دکھ ہمیں گھیر لے
،جب سخت مشقّت سے ہم نڈھال ہو جائیں
،یا جب ہم محتاجی کی حالت میں آ جائیں
،تو ہم سمندر کی موجوں پر
،یا کانٹوں کے بستر پر
یا آگ کی لپٹوں میں
،آرام ڈھونڈنے کی جتنی کوشش کریں
دنیا کی چیزوں میں بھی اتنا ہی بے سود ہے آرام تلاش کرنا۔

،کیا جسم کی تھکن
اور روح کی کوفت ہم برداشت نہیں کرتے؟
اُہ! پھر یہ کیا ہے
کہ ہم اپنی آرامگاہ کو فراموش کر دیتے ہیں؟

آدمی جب مشقّت کی مشقّت سے تھک کر
خود کو بستر پر گرا دیتا ہے
،اور نیند میں چلا جاتا ہے
،تو کیا تُو
،جو سورج تلے بہت جفاکشی کرتا ہے
اُس بستر کو بھول جائے گا
—جو مسیح نے تیرے لیے تیار کیا ہے
وہ بستر جس پر تیری رُوح کو
دل فریب راحت حاصل ہو سکتی ہے؟

،جب ہمیں آرام کی ایسی سخت ضرورت ہو
اور جب وہ آرام ماضی میں
،اس قدر میٹھا اور اطمینان بخش ثابت ہوا ہو
،تو کیا یہ نہایت عجیب
بلکہ حیران کن بات نہیں
کہ ہم کبھی اپنی آرامگاہ کو بھول جائیں؟

اور چونکہ ہماری آرامگاہ
ہماری حالت کے عین مطابق ہے
تو یہ بھولنا اور بھی تعجب خیز ہو جاتا ہے۔

ایک گنہگار کے لیے موزوں ہے
وہ نجات جو مکمل ہو چکی ہے؛
ایک مجاہد کے لیے موزوں ہے
وہ بڑی سپر جو جنگ کے دن
اُس کے سر پر سایہ ڈالے؛
ایک بھاگتے ہوئے کے لیے موزوں ہے
وہ قلعہ، وہ بلند برج
— جو مسیح میں پایا جاتا ہے
خُداوند کے ممسوح میں۔

”خرگوش اپنی پناہ چٹان میں ڈھونڈتا ہے“
”اور لکپٹ جھاڑ میں اپنا آشیانہ بناتا ہے۔“

!آہ
اے خُدا کے فرزندو
تمہارے لیے ایک ایسی آرامگاہ ہے
— جو تمہاری فطرت کے عین مطابق ہے
پھر تم اُسے کیسے فراموش کر سکتے ہو؟

— قدرت کی چیزوں پر نگاہ کرو
!وہ تمہیں ملامت کرتی ہیں
’ہوا کے پرندے
، جنگل کے درندے
وہ گونگے چوپائے
، جو جُوع کے عادی ہو چکے ہیں
— وہ بھی اپنی آرامگاہ کو نہیں بھولتے
تو پھر تم کیسے؟

کچھ دن پہلے
، ایک کبوتر کو شہر لے جایا گیا
، بنجرے سے نکالا گیا
اور اُس کے ساتھ ایک پیغام باندھ کر
اُسے آزاد کر دیا گیا۔

، وہ بلند ہوا
کچھ دیر چکر کاٹتا رہا
— تاکہ سمت کا اندازہ کر سکے
— وہ اپنے گھونسلے سے سینکڑوں میل دور تھا
لیکن اُس نے کہاں کا رُخ کیا؟

، کمان سے نکلا ہوا تیر جس تیزی سے جاتا ہے
اُسی رفتار سے
— اُس نے اپنے آشیانے کی طرف پرواز کی
اپنے پیدائشی گھر کا سیدھا راستہ تلاش کیا
اور اپنا پیغام بخیریت پہنچا دیا۔

کیا تُو اپنی آرامگاہ سے
 اتنی بھی محبت نہیں رکھتا
 جتنی ایک کبوتر رکھتا ہے؟
 اُس تیز پر والے کبوتر کو دیکھ
 اور شرمندہ ہو

اور وہ کتا
 جسے تُو کمتر جانتا ہے،
 اگر اُسے مالک سے دور لے جایا جائے
 اور اندھیرے میں رکھا جائے
 تاکہ وہ راستہ پہچان نہ سکے
 تب بھی وہ ندیوں کو تیر کر
 اجنبی پگڈنڈیوں کو پار کر
 آخر اپنے مالک کے دروازے پر جا پہنچتا ہے
 اور خوشی سے بھونکتا ہے
 جب اپنے آقا کی آواز سنتا ہے۔
 وہ کہیں اور آرام نہیں پاتا۔

اِہ
 اے میرے دل
 کیا تُو کتے سے بھی زیادہ کتا بن گیا ہے؟
 کیا تُو اپنے مالک کو بھول گیا
 جبکہ کتے اپنے آقا کو نہیں بھولتے؟

اُو
 ہم ان مخلوقات سے سبق سیکھیں
 اور اُندہ
 اپنی آرامگاہ کو ہرگز فراموش نہ کریں۔

کیونکہ ہر ناشکری کمینی ہے
 سو یہ گناہ بھی ہلکا اور قابل چشم پوشی نہیں ہو سکتا۔

اب اُو ہم پوچھیں

II

وہ کیا سبب ہے اُس فراموشی کا :
 جو ہمیں بعض اوقات
 —یسوع مسیح— اپنے دل کے محبوب آرام
 کے بارے میں لاحق ہو جاتی ہے؟

یہ اکثر لاپرواہی فکر سے جنم لیتا ہے، ایک قابل ملامت سُستی سے! صبح سویرے اُٹھتے ہی کاروبار کی گہماگہمی، شور و غل، ہر طرف آوازوں کا ہجوم—ہمیشہ کانوں میں گونجتا رہتا ہے، ہر عصب تناؤ میں، یہاں تک کہ تھکن کے باعث نیند طاری ہو جاتی ہے! اِہ! ہمارا زمانہ گہری دینداری کے لیے سخت ہے، یہ ایسے ایام ہیں جو اُن نفوس کو آزمائش میں ڈالتے ہیں جو مسیح کے ساتھ نزدیکی میں چلنا چاہتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ زیادہ فضل زمانے کی بدی کا مقابلہ کر سکتا ہے، لیکن پھر بھی، ہمارے پاکباز آباء، اپنے خاموش اور غیر منتشر حالات میں، کلام الہی کے مطالعہ اور تنہائی کی دُعا کے لیے وقت میسر رکھتے تھے!—تعجب نہیں کہ وہ ہم سے آگے نکل گئے

مجھے اندیشہ ہے کہ بعض مسیحی حضرات خُدا کے کلام کے مطالعہ میں کوتاہی برتتے ہیں، گویا معمول بن چکا ہو۔ تم اپنے روزمرہ کا متن نہیں پاتے، نہ ہی تمہارا مراقبہ ہوتا ہے۔ اِہ! اے نفوسو! اگر کوئی شے دل و دماغ سے کبھی نہ گزرے، تو تعجب کیا کہ تم اُسے فراموش کر دو۔ اگر تم میں سے کوئی سفر پر روانہ ہو، تو وہ اپنی بیوی کو نہیں بھولتا، نہیں، وہ تو بار بار خیال

میں آتی ہے؛ لیکن وہ کسی اجنبی کو ضرور بھلا دے گا جسے فقط ایک بار دیکھا ہو۔ اگر ذہن مسیح سے معمور ہو، تو اُسے فراموش کرنے کا احتمال بہت کم ہو جائے۔

تم جانتے ہو، جب ایک عکاس تصویر کھینچتا ہے، اگر وہ تیزی سے کرے، تو وہ تصویر وقت کے ساتھ ماند پڑ جاتی ہے؛ لیکن اگر وہ اُسے مدت تک روشنی میں رکھے، تو وہ نقش پائیدار و روشن ہو جاتا ہے۔ کاش میری جان اُس حساس تختی کی مانند ہوتی جو یسوع کے روبرو ٹکی رہتی، تاکہ اُس کا چہرہ اُس پر ہمیشہ کے لیے منقش ہو جائے، مٹنے نہ پائے۔

آہ! کہ ہمیں مسیح کے ساتھ کثرت سے شراکت ہو، اُس پر گہری اور غیر منتشر نظر رہے، یہی ہماری بھول کا علاج ہے۔ یہ دور سطحی ہے۔ یہ صرف ہنگامی مذہبی جوش رکھتا ہے، لیکن یہ سب سطحی ہے۔ ہمارے زمانے میں وہ گہرے طغیان کم ہیں جن میں انسان کی گہرائیوں سے موجیں اُٹھتی ہیں۔ یہی موجیں آدمی کی زندگی میں عجائب کرتی ہیں اور خُدا کو جلال بخشی ہیں۔
!کاش وہ موجیں ہماری روحوں میں پیدا ہوں

ایک اور سبب یہ ہے کہ ہم اپنے نجات دہندہ کو بھول جاتے ہیں، وہ بے خود کفالت کی روش۔ ایک محتاج شخص جو روزانہ کسی امیر کے فضل پر جیتا ہے، وہ اپنے محسن کو نہیں بھولتا، کیونکہ اگر وہ اُسے آج بھول جائے، تو کل صبح جب اُسے روٹی درکار ہو، وہ اُسے ضرور یاد کرے گا۔ اگر ہم اپنی مکمل محتاجی کو جانتے، اور ہر چیز کے لیے مسیح کے پاس آتے، تو ہمیں اُسے بھولنے کا خوف نہ ہوتا۔ لیکن ہم بہت جلد خود کو کچھ خیال کرنے لگتے ہیں۔ ہم جو کہ صرف "گرد کے ڈھیر" ہیں، جیسے کہ ایک بھائی نے دعا میں کہا تھا۔ یہی ہمارا حال ہے۔

ہم اپنے تجربات اور حکمت پر فخر کرنے لگتے ہیں، گویا ہم کوئی سلطنتیں ہوں! آہ! چھوڑ دو یہ سب خود پسندی! تم، اے ننگے، مفلس اور بے بس کیڑے! میں تمہیں صلاح دیتا ہوں کہ مسیح سے وہ سونا خریدو جو آگ میں تپا ہوا ہے، تاکہ تم فی الحقیقت مالدار ہو جاؤ، اور سفید لباس خریدو تاکہ تم ننگے نہ رہو، اور اپنی خود کفالت کو چھوڑ کر پھر اُسی کے پاس آؤ۔

بعض اور لوگ دنیا داری کے سبب اپنے محبوب نجات دہندہ کو بھول جاتے ہیں۔ وہ اپنا جائے آرام فراموش کر دیتے ہیں کیونکہ وہ دنیا میں اس قدر محو ہو جاتے ہیں، کہ اُن کے لیے "کافی" بھی ناکافی ہو جاتا ہے۔ جلدی اُٹھنا اور دیر تک جاگتے رہنا محنت کے لیے درست ہے، لیکن لالچ کے لیے سخت گمراہ کن ہے۔ چاہے مال جائز طریقے سے ملے یا ناجائز، فقط اُس کا حصول! ایک شخص اس دنیا داری کے ساتھ نہیں رہ سکتا اور مسیح میں قائم بھی نہیں رہ سکتا۔ جب دل میں دنیا سما جاتی ہے، تو وہ کینکر کی طرح اُس کو کھا جاتی ہے۔ اگر تم دنیا کو اپنے دل میں جگہ دو گے، تو مسیح تمہارے دل میں نہ رہے گا۔

آہ! کیا تم مسیح کو اُس گھٹیا مٹی سے بدل سکتے ہو؟ اُس تمام دنیا کو دل سے باہر رکھو؛ جیسے اگر جہاز میں دریا نہ گھسے، تو وہ نہ ڈوبے گا۔ لیکن اگر دنیا تمہارے دل میں گھس جائے، تو تھوڑا سا پانی بھی جہاز کو غرق کر دے گا۔ دنیا سے ہوشیار رہو۔ تم میں سے جو غریب ہو، وہ بھی دنیا دار ہو سکتے ہیں۔ تمہارے فکر اور غم تمہیں مسیح سے دور لے جا سکتے ہیں۔ ان کے خلاف جدوجہد کرو، ان کینکروں سے زنگ آلود نہ ہو جاؤ۔ دنیا سے محبت نہ رکھو، ورنہ تم یسوع کے ساتھ نہیں چل سکتے۔ اپنے غم اُس پر ڈال دو جو تمہارا خیال رکھتا ہے، اور تم اپنے آرام کی جگہ پر واپس آ جاؤ گے۔

مجھے خوف ہے کہ بعض ایماندار بت پرستی کے باعث اپنی جائے آرام کو بھول جاتے ہیں۔ "بت پرستی؟" تم کہو گے۔ "ہم بت پرست نہیں، ہم رومیوں کی مانند نہیں جو صلیب یا تبرکات کی پوجا کرتے ہیں۔" کیا واقعی؟ کیا آج دوپہر تمہارے بیٹھے کے ساتھ تمہارا برتاؤ بت پرستی نہ تھا؟ آہ! کیا لڑکا! تمہارا دل اُس کی پرستش کرتا ہے، اور اگر وہ تم سے لے لیا جائے، تو تم خُدا کو معاف نہ کر سکو گے۔

کیا جب تم اپنی زمین و اسباب اور آرام دہ زندگی پر نظر کرتے ہو، تو تمہارا دل اُن کی طرف مائل نہیں ہو جاتا؟ "اے بچو، اپنے آپ کو بُنوں سے بچائے رکھو،" یہ یوحنا کی نصیحت تھی، اور آج شب میری بھی یہی ہے۔

ہم بہت جلد بُت بنا لیتے ہیں۔ اگر آج شب بُت توڑنے کا حکم ہو جائے، تو میں ڈرتا ہوں کہ تم میں سے اکثر ٹوٹے دل کے ساتھ گھروں کو لوٹیں گے، یا اپنے گھروں جا کر دیکھیں گے کہ اُن کے بُت ٹوٹ چکے ہیں، اور وہ خود مایوسی کے کنارے پر ہوں گے۔ اگر تم بیٹے یا بیٹی سے مسیح سے بڑھ کر محبت رکھتے ہو، تو تم اُس کے لائق نہیں۔ اگر تم شوہر یا بیوی سے مسیح سے زیادہ محبت رکھتے ہو، تو بھی تم اُس کے لائق نہیں۔ آہ! کہ وہ سب نیچے بیٹھیں، اور مسیح تخت پر براجمان ہو! پیارے! نیچے آؤ، میں تم سے وہیں محبت رکھوں گا جیسے کہ رکھنی چاہیے، لیکن آ، اے میرے نجات دہندہ، تخت پر بیٹھ، کیونکہ تُو ہی ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُداوند۔

اور آخر میں، مجھے یقین ہے کہ بعض حقیقی ایماندار مایوسی کے باعث کچھ وقت کے لیے اپنی جائے آرام کو بھول جاتے ہیں۔ جب دل پر بوجھ ہو، تو یسوع میں آرام پانا مشکل ہو جاتا ہے۔ میں یہاں بہت احساس کے ساتھ کہتا ہوں، بعض ایسے بھی ہیں جن

کی طبیعت کبھی آسمان کی مسرتوں میں بلند ہوتی ہے، اور کبھی گہرائیوں میں اتر جاتی ہے۔ جہاں بڑی لہریں ہوں، وہاں سخت خشک سالی بھی آتی ہے۔ جب جگر کام نہ کرے، روح ہلتی نہ ہو، اور دل اپنی بربط بیداریوں پر ٹانگ دے، تو یسوع میں آرام پانا سخت ہو جاتا ہے۔

اور بعض کو دائمی رنج یا جسمانی انیتیں لاحق ہوتی ہیں، یہاں تک کہ وہ مسلسل غم کے عالم میں چلے جاتے ہیں۔ اے عزیز بھائی، اے پیاری بہن، اُس مقام تک پہنچنے سے قبل، کوشش کرو کہ وہاں سے نکل سکو۔ یہ راہ فرار کی ہے۔ بہر حال، مسیح ایسے گناہگاروں کے لیے مَوا۔ اُسی سے لپٹ جاؤ، اُسی پر جھک جاؤ، اُسی کے لہو سے پھر دھل جاؤ۔ وہ تم سے محبت رکھتا ہے، اُس نے اپنے آپ کو تمہارے لیے دے دیا، وہ تمہیں کبھی نہ بھولے گا، نہ ہی تمہیں رد کرے گا۔

پھر اُس میں خوشی مناؤ، اور اپنے دل کو پھر بلند کرو، اُس پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے، کیونکہ "وہ اُن کو نجات دینے کی قدرت رکھتا ہے جو اُس کے وسیلہ سے خُدا کے پاس آتے ہیں۔" شیطان کو غالب نہ آنے دو، دنیا کو تم پر ہنسے نہ دو، کہ ایک ایماندار نامیدی میں ہو۔ "اے میری جان! اپنی آرام گاہ کی طرف لوٹ چل، کیونکہ خُداوند نے تجھ پر فضل کیا ہے۔" اے خوفو! دور ہو جاؤ! بوائیں تمہیں اڑا لے جائیں۔ "اگرچہ وہ مجھے قتل کرے، تو بھی میں اُس پر توکل رکھوں گا۔ اُس کی رحمت ہمیشہ کے لیے جاتی نہ رہی؛ وہ اپنے عہد کو یاد رکھے گا؛ وہ اپنے اُن لوگوں کو رد نہ کرے گا جنہیں اُس نے پہلے سے جانا۔"

یہی وہ اسباب ہیں جو ہمیں وقتاً فوقتاً اپنی جائے آرام کو بھلانے پر مجبور کرتے ہیں۔

—اور اب اختتام پر

III

ان سب کا علاج کیا ہے؟ .

تفسیری بیان از سی۔ ایچ۔ اسپرچن
یرمیاہ 25:3-6، 29:1-4

آئیے ہم یرمیاہ کی تیسری باب کے اُس حصہ کو پڑھیں جہاں خُداوند خود بنی اسرائیل اور یہوداہ کی دو سلطنتوں پر سخت ملامت کرتا ہے، اس لیے کہ انہوں نے زندہ خُدا کو ترک کیا اور بُتوں کے پیچھے چلے — اُس کی پاک اور مقدس عبادت کو چھوڑ کر اُمتوں کے مکروہ رسوم و رواج کو اختیار کیا۔

یرمیاہ باب 3، آیات 6-7

اور یوشیا بادشاہ کے دنوں میں خُداوند نے مجھ سے فرمایا، کیا تُو نے برگشتہ اسرائیل کے کام دیکھے ہیں؟ وہ ہر اونچے پہاڑ پر "اور ہر برے درخت کے نیچے جا کر بدکاری کرتی رہی۔ اور جب اُس نے یہ سب کچھ کیا تو میں نے کہا، "میرے پاس لوٹ آ"

کیا ہی گہرائی ہے اُس رحم کی، کہ خُدا ایک ایسی ناپاک و فاجر قوم کو بھی اپنے پاس واپس بلاتا ہے۔
"اور میں نے کہا، جب اُس نے یہ سب کچھ کیا، تُو میرے پاس لوٹ آ"

آیات 7-8

لیکن وہ نہ لوٹی۔ اور اُس کی دغا باز بہن یہوداہ نے یہ سب کچھ دیکھا۔ اور میں نے دیکھا کہ جب برگشتہ اسرائیل نے زناکاری کے سب اسباب کی وجہ سے میں نے اُسے طلاق دی اور اُسے رخصت نامہ دیا، تو بھی اُس کی دغا باز بہن یہوداہ نہ ڈری بلکہ خود بھی بدکاری کرنے لگی۔

کچھ لوگ دوسروں کی سزا سے بھی عبرت نہیں پکڑتے، بلکہ اُسی آگ میں کود پڑتے ہیں جس میں دوسرے جل چکے ہوتے ہیں، اور یوں اپنے گناہ کو اور بھی زیادہ سنگین بنا لیتے ہیں۔

آیت 9

اور اُس کی بدکاری کی ہلکی سی حرکت سے اُس نے زمین کو ناپاک کیا، اور پتھروں اور لکڑیوں کے ساتھ زناکاری کی۔

یعنی اُس نے اپنے دل کو جھوٹے معبودوں کے سپرد کر دیا، اور پتھروں اور لکڑیوں کو سجدہ کیا۔ اور زندہ خُدا کے لیے کیا ہی قہرناک بات ہے کہ وہ قومیں، جنہیں اُس کے بارے میں سکھایا گیا ہو، اُس کو چھوڑ کر لکڑی اور پتھر کے بُتوں کو پوجیں! یہ نہایت گھناؤنی بغاوت ہے۔

آیات 10-11

اور اس سب کے باوجود یہوداہ، اُس کی دغا باز بہن، پورے دل سے میرے پاس نہ لوٹی بلکہ ریاکاری سے، خُداوند فرماتا ہے۔
اور خُداوند نے مجھ سے فرمایا، برگشتہ اسرائیل نے اپنے آپ کو دغا باز یہوداہ سے زیادہ راست باز ٹھہرایا ہے۔

ایک نے کھلم کھلا گناہ کیا اور اُسی میں قائم رہی۔ دوسری نے توبہ کا دعویٰ کیا لیکن دل سے توبہ نہ کی، اور خُدا کی نظر میں جھوٹی توبہ کھلے گناہ سے بھی زیادہ مکروہ ہے۔

آیت 12

شمال کی طرف یہ باتیں جا کر منادی کر، اور کہہ، ”اے برگشتہ اسرائیل، خُداوند فرماتا ہے، لوٹ آ! اور میں اپنا غضب تم پر نازل نہ کروں گا، کیونکہ میں رحیم ہوں، خُداوند فرماتا ہے، اور میں ہمیشہ غضبناک نہ رہوں گا۔“

یہ جرم نہایت سخت تھا، ایسا گناہ جو انسان کی عزت پر کاری وار کرتا ہے، ایسا کہ کوئی بشر مشکل سے معاف کرے، لیکن خُدا اپنے بھٹکے ہوئے اسرائیل کو واپسی کی دعوت دیتا ہے، اور محض فضل سے، ایسی نجات بخشتا ہے۔

آیت 13

”—بس تُو اپنی بدکاری کو مان لے“

خُداوند صرف اتنا ہی چاہتا ہے کہ تو اپنے گناہ کا اقرار کرے۔
”بس تُو اپنی بدکاری کو مان لے“

آیت 13 (جاری)

کہ تُو نے خُداوند اپنے خُدا کے خلاف خطا کی، اور ہر ہرے درخت کے نیچے بیگانوں کے ساتھ اپنی راہیں پھیلانیں، اور میری آواز نہ مانی، خُداوند فرماتا ہے۔

یہ اُسی درختوں کے نیچے تھا جہاں اُنہوں نے جھوٹے معبودوں کے لیے قربان گاہیں بنائیں، اور اُن باغوں کو جو خوشبو اور گیتوں سے بھرے ہوئے چابیئے تھے، بت پرستی کے مقام بنا دیے، اور خُدا کو غضب دلایا۔ لیکن وہ فرماتا ہے، ”بس اقرار کر، ”انسو بہا، اور اپنی تقصیر مان لے، اور میں تیرا گناہ مٹا دوں گا۔“

آیات 14-16

اے برگشتہ فرزندانو، خُداوند فرماتا ہے، لوٹ آؤ، کیونکہ میں تم سے منسوب ہوں، اور میں تم کو شہر سے ایک، اور قبیلہ سے دو لے کر صیّوں کو لے آؤں گا۔ اور میں تم کو اپنے دل کے مطابق چرواہے دوں گا، جو تمہیں علم اور فہم سے چرائیں گے۔ اور جب تم ملک میں بڑھو گے اور ترقی کرو گے، اُن دنوں خُداوند فرماتا ہے، وہ پھر نہ کہیں گے، خُداوند کا عہد کا صندوق، اور نہ ”وہ اُس کی یاد کریں گے، نہ اُس کا خیال کریں گے، نہ وہ اُس کی زیارت کریں گے، اور نہ پھر کبھی وہ بنے گا۔“

انجیل کے فضل سے ملی توبہ جب معافی لے آتی ہے، تو صرف شریعت کے ظاہری رسموں کی قیمت گر جاتی ہے۔ جب اصل نعمت مل جائے، تو علامت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

آیات 17-18

اُس وقت وہ یروشلم کو خُداوند کا تخت کہیں گے، اور سب قومیں خُداوند کے نام کی طرف یروشلم میں جمع ہوں گی، اور اپنی بُری دل کی خیالات پر نہ چلیں گی۔ اُن دنوں یہوداہ کا گھر اسرائیل کے گھر کے ساتھ چلے گا۔

کیا ہی عجیب بات ہے کہ خُدا کا فضل دلوں کو یکجا کرتا ہے۔ جو دو گناہگار ایک ہی مخلصی دہندہ سے معافی پاتے ہیں، وہ ایک دوسرے سے محبت کریں گے۔

آیات 18-19

اور وہ شمال کے ملک سے نکل کر اُس سرزمین میں آئیں گے، جو میں نے تمہارے باپ دادا کو میراث کے لیے دی۔ لیکن میں نے کہا

”جب سارا فضل بیان ہو چکا، تو خُدا ایک توقف کرتا ہے، ”لیکن میں نے کہا

آیت 19

”میں تجھے کیسے فرزندانوں میں رکھوں، اور تجھے زمین پسندیدہ، قوموں کی میراث کی شاندار سرزمین دوں؟“

کیا یہ ممکن ہے؟ کیا وہ قومیں، جو زناکاری و ناپاکی سے بھرپور ہیں، خُدا کے فرزندوں میں شمار کی جا سکتی ہیں؟

آیات 19-22

اور میں نے کہا، تُو مجھے پُکارے گی، میرے باپ! اور مجھ سے برگشتہ نہ ہوگی۔ جیسے بیوی اپنے شوہر سے دغا بازی کرتی ہے، ویسے ہی تم نے مجھ سے دغا بازی کی ہے، اے اسرائیل کے گھرانے، خُداوند فرماتا ہے۔ اونچے مقاموں پر رونے کی اور اسرائیل کے فرزندوں کی التجائیں سنی گئیں، کیونکہ اُنہوں نے اپنی راہ کو بگاڑ دیا اور خُداوند اپنے خُدا کو بھلا دیا۔ ”اے برگشتہ فرزندو، لوٹ اُو، اور میں تمہاری برگشتگی کو شفا بخشوں گا۔“

کیا تم سنتے ہو؟ کیا تم خُدا کا وعدہ سنتے ہو؟ اُس کا حکم سنتے ہو؟
”لوٹ اُو، اے برگشتہ فرزندو، میں تمہاری برگشتگی کو شفا بخشوں گا“

اب جواب آتا ہے—خُدا کرے کہ یہ جواب ہمارے دلوں میں گونجے

آیات 22-23

دیکھ، ہم تیرے پاس آتے ہیں، کیونکہ تُو ہی خُداوند ہمارا خُدا ہے۔ یقیناً پہاڑوں سے اور بہت سے ٹیلوں سے نجات کی اُمید ہے ”سود ہے“

ہم سب جھوٹی اُمیدوں کو چھوڑتے ہیں، اور زمینی خوشیوں کو ترک کرتے ہیں۔

آیات 23-24

یقیناً خُداوند ہمارے خُدا میں اسرائیل کی نجات ہے۔ کیونکہ شرمندگی نے ہماری محنت کو بچپن سے نگل لیا ہے؛ ہمارے باپ دادا ”کے ریوڑ، گلہ، بیٹے اور بیٹیاں سب فنا ہو گئے ہیں۔“

بت پرستی سے اُنہیں کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ نقصان ہی ہوا۔

آیت 25

ہم شرمندگی میں لپیٹ گئے ہیں، اور ہماری رسوائی ہم کو ڈھانپتی ہے، کیونکہ ہم نے خُداوند اپنے خُدا کے خلاف گناہ کیا ہے، ہم ”نے اور ہمارے باپ دادا نے، بچپن سے آج کے دن تک، اور ہم نے خُداوند اپنے خُدا کی آواز نہ مانی۔“

یہ ہے وہ توبہ جو خُداوند اپنے لوگوں سے چاہتا ہے۔ اور جہاں ایسی توبہ ہو، وہاں قبولیت اور نجات ضرور ہوتی ہے۔ خُدا ہم کو ایسی توبہ عطا فرمائے، اور اپنے رحم کے سبب ہم کو بچا لے۔ آمین۔

یرمیاہ نبی — باب 4

2-1.

اے اسرائیل، اگر تُو باز آئے، خُداوند فرماتا ہے، تو میرے حضور واپس آ۔ اور اگر تُو اپنی مکروہات کو میرے حضور سے دور کر دے، تو تُو ہرگز آوارہ نہ ہو گا۔ اور تُو قسم کھائے، ”خُداوند زندہ ہے“، راستی میں، عدالت میں، اور صداقت میں؛ اور قومیں اُسی میں برکت پائیں گی، اور اُسی پر فخر کریں گی۔

خُداوند اُن کے سامنے زندگی اور موت رکھتا ہے۔ پہلا کلام تسلی کا ہے۔ وہ اُنہیں بلاتا ہے کہ آئیں، کیونکہ وہ، باوجود اُن کی بدکاریوں کے، قبول کرنے کو تیار ہے۔

3-4.

کیونکہ یوں فرماتا ہے خُداوند یہوداہ اور یروشلم کے لوگوں سے: اپنی بنجر زمین کو جوتو، اور کانٹوں کے درمیان نہ ہو۔ خُداوند کے لیے اپنے آپ کو خنتہ کرو، اور اے یہوداہ کے لوگو اور یروشلم کے باشندو، اپنے دلوں کی غلفت کو دور کرو، تا نہ ہو کہ میرا غضب آگ کی مانند بھڑک اُٹھے، اور ایسا جلے کہ کوئی بچھا نہ سکے، تمہارے اعمال کی شرارت کے سبب۔

اُن کے پاس ظاہری دینداری تھی، پر خُداوند کا خادم اُنہیں خبردار کرتا ہے کہ دلی تقویٰ چاہیے۔ دل کو پاک کرنا ضروری ہے، اندرونی طہارت مطلوب ہے۔ مگر وہ اس کے لیے آمادہ نہ تھے۔ وہ اپنی قربانیوں اور رسموں کو بڑھاتے رہے، لیکن دل کی پاکیزگی اُنہیں عزیز نہ تھی۔

7-5.

یہوداہ میں اعلان کرو، اور یروشلم میں منادی کرو، اور کہو، ملک میں نرسنگا پھونکو؛ پکارو، اور جمع ہو کر کہو، "چلو، ہم محفوظ شہروں کی طرف چلیں۔" صیون کی طرف نشان کھڑا کرو؛ نہ ٹھہرو، کیونکہ میں شمال سے بلا لاؤں گا، اور بڑی ہلاکت۔ شیر اپنے جھاڑی سے نکل آیا ہے، قوموں کا ہلاک کرنے والا روانہ ہو چکا ہے؛ وہ اپنے مقام سے نکلا ہے تاکہ تیرے ملک کو ویران کرے، اور تیرے شہر اجڑ جائیں، بغیر باشندگان کے۔

یہ بڑی خوفناک نبوت تھی۔ کلدانی، جنہوں نے کئی سلطنتوں کو توڑ ڈالا تھا، آچکے تھے۔ شیر، غضب ناک، اپنی کمین گاہ سے نکل کر چیر پھاڑ اور ہلاکت پر آمادہ تھا۔ اگر وہ خدا کی طرف نہ پھریں تو سارا ملک برباد ہو جاتا۔ یہ ضربِ عظیم انہیں جگا دیتی، لیکن افسوس! اُن پر اثر نہ ہوا۔

9-8.

اس لیے ٹاٹ اوڑھو، ماتم کرو، اور نوحہ کرو، کیونکہ خداوند کا شدید غضب ہم سے باز نہ آیا۔ اور اُس دن یوں ہو گا، خداوند فرماتا ہے، بادشاہ کا دل فنا ہو جائے گا، اور اُمراء کا دل بھی؛ اور کابن حیران ہوں گے، اور نبی متحیر ہوں گے۔

ایک ہمہ گیر دہشت انہیں گھیر لے گی۔ جب وہ خداوند کا خوف نہ کریں گے، تو وہ وقت آئے گا جب بڑے سے بڑا، اور دانا سے دانا، سب کو بے اختیاری کی ہراس گیری پکڑ لے گی۔

10.

تب میں نے کہا، ہائے! اے خداوند خدا، یقیناً تُو نے اس قوم اور یروشلم کو بہت فریب دیا ہے، یہ کہہ کر کہ تمہیں سلامتی ہو گی، حالانکہ تلوار جان تک پہنچ چکی ہے۔

خدا نے اُن سے سلامتی کا وعدہ کیا تھا، لیکن ایک شرط پر، جو انہوں نے پوری نہ کی۔ جب وہ گناہ کو چھوڑ دیتے تو سلامتی تھی، پر جیسا کہ لکھا ہے: "شریروں کے لیے سلامتی نہیں، خدا فرماتا ہے۔" پس وہ اُس سے محروم رہے۔

12-11.

اُس وقت یروشلم کے لوگوں سے کہا جائے گا: بیابان کی بلند جگہوں سے ایک خشک ہوا آتی ہے، نہ جھلسانے کو، نہ پاک کرنے کو؛ بلکہ ایک بھرپور ہوا وہاں سے میرے پاس آتی ہے؛ اب میں اُن کے خلاف اپنا فیصلہ دوں گا۔

کتنی بولناک ہے یہ سطر: "اب میں اُن پر فیصلہ سناؤں گا۔" اُن کی آزمائش ختم ہوئی۔ وہ قصور وار ٹھہرے۔ وہ توبہ نہ لائے۔ اب اُن پر سزا کا اعلان ہے۔

13.

دیکھو، وہ بادلوں کی مانند چڑھ آئے گا، اور اُس کے رتھ گردباد کی مانند ہیں؛ اُس کے گھوڑے عقابوں سے بھی تیز ہیں۔ افسوس ہم پر! کیونکہ ہم برباد ہو گئے ہیں۔

اب وہ تڑپ کر پکارنے لگے جب وہ دُکھ سہنے لگے۔ اور نبی پھر بول اٹھتا ہے۔

14.

اے یروشلم، اپنے دل کو بدی سے دھو، تاکہ تُو بچ جائے۔

ہمیشہ اُس رحم کی گھنٹی بجتی ہے، جو دعوت دیتی ہے۔ "اے یروشلم! تیرے دُکھ، تیری بربادی، اب بھی ٹالی جا سکتی ہے، اگر "تو اپنی بدی سے منہ موڑ کر دل کو دھو لے، تاکہ تُو نجات پائے۔"

18-14.

کب تک تیری باطل خیالات تیرے اندر بسیں گے؟ کیونکہ آوازِ دان سے سنائی دیتی ہے، اور کوہِ افرائیم سے مصیبت کی منادی ہوتی ہے۔ قوموں کو اطلاع دو، دیکھو، یروشلم پر اعلان کرو، کہ نگہبانِ دور ملک سے آ رہے ہیں، اور یہوداہ کے شہروں پر اپنا شور بلند کرتے ہیں۔ کھیت کے نگہبانوں کی مانند، وہ اُس کے گرد بسیرا کیے ہیں، کیونکہ وہ میرے خلاف بغاوت پر آمادہ ہوئی ہے، خداوند فرماتا ہے۔ تیری روش اور تیرے اعمال نے یہ سب کچھ تجھ پر لایا ہے؛ یہی تیری شرارت ہے، کیونکہ یہ کڑوی ہے، اور تیرے دل تک پہنچی ہے۔

جب عدالتیں نازل ہوتی ہیں، تو وہ ہمیشہ گناہ کے سبب ہوتی ہیں۔ اسرائیل کے لیے بھی ایسا ہی ہوا۔ "تیری روش اور تیرے اعمال نے یہ تجھ پر لایا۔"

اور اب یرمیاہ کا ماتم شروع ہوتا ہے — ایک ایسا ماتمی نغمہ جو دلی درد میں بے مثال ہے۔

21-19.

آہ! میرے پیٹ، میرے پیٹ! میرے دل میں اذیت ہے؛ میرا دل دھڑک رہا ہے؛ میں خاموش نہیں رہ سکتا، کیونکہ اے میری جان! تُو نے نرسنگے کی آواز، جنگ کا الارم سنا ہے۔ تباہی پر تباہی پکاری جاتی ہے، کیونکہ سارا ملک برباد ہوا؛ میرے خیمے یکایک تباہ ہوئے، اور میرے پردے ایک لحظہ میں۔ کب تک میں اُس نشان کو دیکھوں، اور نرسنگے کی آواز سنوں؟

جنگ کی دہشت، خون آلود پرچم، ملک میں پھیلا ہوا قتل عام، کلدانیوں کا جوان و بوڑھے کو یکساں قتل کرنا — اگر ہم یرمیاہ کی جگہ خود کو رکھیں تو ہم اس اندوہناک منظر کو سمجھ سکتے ہیں۔

23-22.

کیونکہ میری قوم نادان ہے، وہ مجھے نہیں پہچانتی؛ وہ بے وقوف فرزند ہیں، اور اُن میں فہم نہیں؛ وہ برائی کرنے میں دانا ہیں، پر نیکی کرنے کی سمجھ نہیں رکھتے۔ میں نے زمین کو دیکھا، اور دیکھو، وہ بے صورت اور سنسان تھی؛ اور آسمان کو، اور اُس میں نور نہ تھا۔

گویا وہ عالم پھر سے ہو بہ ہو خلاء بن گیا — وہی بد نظمی، وہی تاریکی، جو ابتدا میں خلقت سے پہلے تھی۔

29-24.

میں نے پہاڑوں کو دیکھا، اور دیکھو، وہ کانپ رہے تھے، اور سب پہاڑیاں جنبش میں تھیں۔ میں نے دیکھا، اور دیکھو، کوئی انسان نہ تھا، اور آسمان کے سب پرندے اڑ گئے تھے۔ میں نے دیکھا، اور دیکھو، زرخیز جگہ بیابان بن گئی تھی، اور اُس کے سب شہر خُداوند کے حضور، اُس کے شدید غضب سے، اجڑ گئے تھے۔ کیونکہ یوں فرمایا خُداوند نے: سارا ملک ویران ہو جائے گا، لیکن میں بالکل خاتمہ نہ کروں گا۔ اسی لیے زمین ماتم کرے گی، اور آسمان تاریک ہو جائے گا، کیونکہ میں نے فرمایا ہے، میں نے ارادہ کیا ہے، اور باز نہ آؤں گا، اور اس سے پھر نہ مڑوں گا۔ سارا شہر گھوڑوں اور کمانچھیوں کی آواز سے بھاگے گا؛ وہ جھاڑیوں میں چھپیں گے، اور چٹانوں پر چڑھ جائیں گے؛ ہر شہر چھوڑ دیا جائے گا، اور اُس میں کوئی بشر نہ رہے گا۔

یہ سب کچھ ہو کر رہا۔ سب پیشگوئی پوری ہوئی۔ فلسطین، جو خُدا کا باغ تھا، ویرانے کی مانند ہو گیا۔ آج تک وہ پوری طرح بحال نہیں ہوا۔ ایک دن خُدا اُنہیں واپس لائے گا، لیکن افسوس! جب صبر کی مدت ختم ہوئی، اور خُداوند نے اپنے غضب کے پیالے اُن پر اُنٹیل دیے، تو وہ منظر کیسا بولناک تھا